روزہ هفت
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۱۳ شمارہ ۴۹ ، ۷ تا ۱۳ دسمبر ۲۰۰۰ ، ۱۱ تا ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

وزیر اعظم اٹل بہاری باجپئی کی اعلان فائر بندی

جموں و کشمیر میں قیام امن کی ایک اچھی کوشش

وزیر اعظم کے اس اعلان کا جس طرح جموں کشمیر کے دونوں حصوں کے عوام کی طرف سے خیر مقدم ہوا ہے اس سے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ ریاست کے عوام بہر صورت امن چاہتے ہیں

محمد سالم جامعی

جموں کشمیر کی خوبصورت ریاست گذشتہ گیارہ برسوں سے جس جبر و تشدد اور ظلم و ستم کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان گیارہ سالوں میں کتنی قیمتی جانیں برباد ہوئیں کتنی جائیدادیں تباہ ہوئیں اور کتنی ماؤں کی گودیں اپنے نوجوانوں سے خالی ہوگئیں اس کا اگر تفصیلی جائزہ لیا جائے تو یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ پورے برصغیر میں جتنا خون گذشتہ پچاس برسوں میں بہا ہوگا اس سے کہیں زیادہ خون ناحق کی ارزانی اس ارض کشمیر کو دیکھنی پڑی ہے۔

خون کہیں بھی بہے اور کوئی بھی بہائے امن و انصاف کے شیدائیوں کے لئے بہر حال وہ تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔ جموں کشمیر میں اس خون ناحق کی ارزانی کا ذمہ دار کون ہے۔ ہندوستان، پاکستان یا جموں کشمیر کے شدت پسند نوجوان۔ اس بحث میں جانے سے آج کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس موضوع پر اس قدر اور اتنا لکھا جاچکا ہے کہ اگر اسے جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑی لائبریری وجود میں آسکتی ہے۔ اصل سوال تو یہ ہے کہ ظلم و جبر اور تشدد کا یہ سلسلہ کیونکر اور کس طرح بند ہو۔

بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو ہندوستان پاکستان اور کشمیر میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اس قتل و غارتگری پر نادم ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اس خونی کھیل کو جاری رکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی یہ خونی کھیل جاری ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ ظاہر ہے ہمیں اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے ماضی کے جھروکوں کی طرف جھانکنا ہوگا۔

جس وقت ملک آزاد ہوا اس وقت جموں کشمیر ایک خود مختار ریاست تھی۔ آزادی کے بعد ہندوستان اور پاکستان دونوں ہی چاہتے تھے کہ کشمیر جیسی خوبصورت ریاست اس کا حصہ بنے۔ مہاراجہ کشمیر تذبذب میں مبتلا تھے جبکہ کشمیر کے عوامی رہنما شیخ عبد اللہ مرحوم اور ان کے ساتھی چاہتے تھے کہ چونکہ ان کے اور ہندوستانی لیڈروں کے خیالات میں کافی حد تک یکسانیت ہے اور گاندھی جی، نہرو اور آزاد کی طرح وہ بھی سیکولرزم پر یقین رکھتے ہیں اس لئے ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا الحاق کیا جائے۔ کشمیر کے ان رہنماؤں کے خیالات سے پاکستان بھی بخوبی واقف تھا اس کو دعوی تھا کہ چونکہ کشمیر ایک مسلم اکثریت والی ریاست ہے اسلئے اس کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہو جانا چاہئے مگر چونکہ خود مہاراجہ کشمیر جن کے ہاتھ میں الحاق کی کنجی تھی تذبذب کا شکار تھے۔ اس لئے پاکستان نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قبائلیوں کی فوج کے ذریعہ کشمیر پر حملہ کروا دیا جس کے نتیجہ میں کشمیر کا ایک بڑا حصہ مہاراجہ کے ہاتھ سے نکل کر پاکستان کے قبضہ میں چلا گیا۔ بعد میں جب [illegible] مہاراجہ نے ہندوستان کے ساتھ الحاق کرنے پر اتفاق کرلیا۔

جس وقت کشمیری عوام اور ان کے لیڈروں کی خواہش پر مہاراجہ کشمیر نے ہندوستان کے ساتھ الحاق منظور کیا

(باقی صفحہ ۸ پر)

کشمیر میں فائر بندی کا فیصلہ قابل خیر مقدم ہے، ریاست میں سرگرم تمام تنظیمیں امن آوری کے عمل میں شامل ہوں

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند کے صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے [illegible] کشمیر میں فائر بندی کے متعلق مرکزی حکومت کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے [illegible]

وسط یورپ کا ایک ملک پولینڈ

جہاں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کافی مواقع موجود ہیں

جائے وقوع، رقبہ اور آبادی

پولینڈ جرمنی اور روس کے بیچ وسط یورپ میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً ۳۱۲۶۸۳ کلومیٹر مربع ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے روس، جرمنی اور فرانس کے بعد یورپ کے بڑے ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ۴ کروڑ ہے۔ [illegible] یورپ کے بڑے ملکوں میں سے ایک ہے۔

پولینڈ کے مذاہب

[illegible]

پولینڈ میں اسلام کی آمد

[illegible]

سلطان اسلام جرائی سوم

[illegible]

پولینڈ میں مسلمانوں کی تعداد

[illegible]

تاتاری مسلمانوں کا پولینڈ کی تعمیر میں حصہ

[illegible]

پولینڈ کی مسلمانوں کی تعداد کی کمی کے اسباب

[illegible]

وہ علاقے جہاں مسلمان زیادہ ہیں

[illegible]

پولینڈ میں مسلمانوں کی حالت

[illegible]

(باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صبر و طاعت کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کیجئے

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے۔ رمضان المبارک کو اللہ کا مہینہ کہا گیا ہے۔ اس لئے جب یہ مبارک مہینہ آتا ہے منجانب اللہ اس کا شاندار استقبال بھی کیا جاتا ہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ رمضان المبارک کے استقبال کی خاطر جنت کو پورے سال سنوارا جاتا ہے اور اس کی زیبائش و آرائش کی جاتی ہے۔

یہ ایک فطری بات بھی ہے۔ جب ہمارے یہاں کوئی تقریب ہوتی ہے یا کوئی خاص مہمان آتا ہے تو ہم اپنے گھروں کو کس قدر ذوق اور خوبصورتی کے ساتھ سجاتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ رمضان المبارک کے استقبال کے لئے جنت کو سنوارنے اور اس کی زیبائش کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جاتا ہوگا۔ آرائش کرنے والی وہ ذات ہے جس کا نہ کوئی شریک و سہیم ہے اور تمام عالم کے خزائن خود اس کے پیدا کردہ ہیں اور سجائی جارہی ہے اس صاحب ایمان کے لئے جس کو خود خالق کون و مکان نے وجود بخشا ہے اور جو اپنے رب کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے احکام پر عمل پیرا ہو کر اس کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ اور زیبائش ہو رہی ہے اس جنت کی جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کا فرمان ہے کہ مالا عین رأت ولا اذن سمعت یعنی جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔

یہ دنیا فانی ہے۔ یہاں جو کچھ ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے جبکہ آخرت میں جو کچھ ہے اسے مکمل بقاء و دوام حاصل ہے۔ اس لئے اس فانی انسان کو بارگاہ خداوندی سے آگاہ کر دیا گیا ہے کہ:

"اور جو چیز زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لئے آرائش بنایا ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے اور جو چیز زمین پر ہے ہم اس کو بنجر بنا دیں گے۔"

اس کے ساتھ ہی بارگاہ خداوندی سے اپنے ناتواں بندوں کو دین و دنیا کی طلب کا فرق بھی سمجھا دیا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"جو شخص دنیا کی آسودگی کا خواہشمند ہو تو ہم اس سے جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں پھر اس کیلئے جہنم کو ٹھکانا مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ راندۂ درگاہ ہو کر داخل ہوگا اور جو شخص آخرت کا طلبگار ہو اور اس میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے لائق ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔"

آخرت کی سعی کرنے والے یہی بندگان خدا قیامت کے دن خوش اور شاداں ہوں گے اور وہ جنت جو پورے سال رمضان المبارک کے لئے سجائی جاتی ہے وہی ان کا ٹھکانا اور مسکن ہوگی۔ یہ کریم آقا کے بے پایاں کرم کی انتہا ہے کہ وہ خود ہی اپنے بندوں کو باخبر کر رہا ہے کہ یہ دنیا تو صرف زیب و زینت کی چیز ہے جو ہم نے تمہاری آزمائش و امتحان کے لئے پیدا کی ہے اس لئے اس کے دام فریب کا شکار ہوئے بغیر اپنے رب کی ان نعمتوں پر یقین کر کے ان کے حصول کی کوششوں میں لگ جاؤ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔ روزہ، نماز، عبادت و اطاعت، صبر و قناعت اور ایثار و قربانی کی سختیوں کو برداشت کرتے ہوئے اپنی غلطیوں اور نادانیوں پر اپنے رب سے توبہ و استغفار کرتے رہو جس کے صلے میں ایک ایسی سدا بہار جنت کے بالاخانوں میں اعزاز و اکرام کے ساتھ قیام نصیب ہوگا جہاں ہر وقت ملائکہ تم کو سلام و مبارک باد پیش کرتے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ جنت کی آرائش و زیبائش اپنے ان بندوں کیلئے کرتا ہے جو اس کی رضا جوئی اور فرمانبرداری حاصل کرنے کیلئے رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں۔ بھوکے پیاسے رہتے ہیں اس لئے کیونکہ نہ ہم اس مقدس مہینہ کا اس طرح استقبال کریں جس طرح خدا کو محبوب اور پسند ہے۔ چند گھنٹوں کی بھوک پیاس برداشت کر کے ایک ماہ کی مدت گذار لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ ایک بہت چھوٹی اور معمولی سی مشقت ہے جبکہ اس کا اجر و ثواب یہ ہے کہ سال بھر کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور قیامت کے دن جب ہر شخص نفسی نفسی پکار رہا ہوگا یہ روزہ کی معمولی مشقت برداشت کرنے

جواھرُ القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : ۹۴

حضرت شیخ الہندؒ

○ بہانے لائیں گے تمہارے پاس جب تم پھر کر جاؤ گے ان کی طرف تو کہہ بہانے مت بناؤ ہم ہرگز نہ مانیں گے تمہاری بات، ہم کو بتا چکا ہے اللہ تمہارے احوال اور ابھی دیکھے گا اللہ تمہارے کام اور اس کا رسول پھر تم لوٹائے جاؤ گے طرف اس جاننے والے چھپے اور کھلے کی، سو وہ بتائے گا تم کو جو تم کر رہے تھے (ف)

○ اب قسمیں کھائیں گے اللہ کی تمہارے سامنے جب تم پھر کر جاؤ گے ان کی طرف تاکہ تم ان سے درگذر کرو، سو تم درگذر کرو ان سے بیشک وہ لوگ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ ان کے کاموں کا (ف)

○ وہ لوگ قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر تم راضی ہو گئے ان سے تو اللہ راضی نہیں ہوتا نافرمان لوگوں سے (ف)

فوائد ——— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

(ف) [illegible]

انوار احادیث

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ [illegible] رکھے گا اس کے سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

[illegible] (بخاری شریف)

[illegible]

جموں و کشمیر کے عوام کی جو رائے ہوگی ہم اسے تسلیم کریں گے

جے کے ایل ایف صدر جناب یٰسین ملک کا ایک انٹرویو

ملک کو تین وزرائے اعظم دینے والا

جنتا دل ایک بار پھر تقسیم ہوگیا

صفحۂ روزگار:

محکمۂ موسمیات میں بھی روزگار کا مستقبل روشن ہے

کوئی بھی ہوا شاید ہی ہو جو کوئی تقریب کھیتوں میں فصل اگانے کا معاملہ ہو یا ہوائی جہاز اڑانے یا سمندر میں جہاز چلانے کا، کبھی متعلقہ افراد کی نگاہیں موسم ہی پر لگی ہوتی ہیں کیونکہ موسم بگڑتے ہی سب کچھ چوپٹ ہو جاتا ہے۔ کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ قدرت کے پیچیدہ دائروں کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ قدرت کب کس روپ میں ظاہر ہو جائے کوئی نہیں جانتا لیکن محکمہ موسمیات کے ذریعہ قدرت کے بدلتے ہوئے مزاج کو سمجھنے کی کوشش جاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسمیات کے شعبہ کا مستقبل تابناک ہے اور اس میں روزگار کے امکانات بہت اچھے ہیں۔ حکومت ہند کی سائنس اور ٹکنالوجی وزارت کے تحت کام کرنے والا محکمہ موسمیات اپنے ملک بھر میں پھیلے ہوئے مراکز کے ذریعہ طویل تجربے اور ڈرگ کے ذریعہ موسم کے اعداد و شمار جمع کرتا ہے اور ان کا تجزیہ کر کے بدلتے موسم کے مزاج سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کے تحت ماحول اور قدرت میں ہر طرح کی تبدیلی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ اطلاعات موسم کی قیاس آرائی اور رپورٹ کے لئے ہی نہیں بلکہ صنعت، تجارت، کھیتی باڑی، مواصلات، زراعت، دفاع، ہوابازی وغیرہ سے متعلق اہم اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ ان اطلاعات کی اہمیت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب قدرتی آفات بھی گھیر لیتی ہیں۔

موسمیات کا محکمہ ہمیں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت، کم اور زیادہ نمی، بارش، گرمی، برسات، ٹھنڈ، طوفان، چکروات، ہوا کے رخ وغیرہ کی جانکاری دیتا ہے۔ ماہرین موسمیات کی نگاہیں ہمیشہ قدرت کے کارخانے پر مرکوز رہتی ہیں اور ان کو ہر لمحہ کی رپورٹ بیٹھ کر ہی تیار کرنی ہوتی ہے۔ یہ کام اطلاعات کی سرگرمیوں کو سٹیلائٹوں، کمپیوٹروں اور جدید ترین آلات کے ذریعہ پیش کرکے کیا جاتا ہے۔ اس بنیاد پر آنے والے موسم کے بارے میں پیش گوئی کی جاتی ہے۔ طیاروں کی پرواز کے لئے موسم اور ہوا کا رخ، درجہ حرارت، بادلوں کی صورت حال وغیرہ کی جانکاری ضروری ہے اس لئے بھی ہوائی اڈوں پر موسم کا کنٹرول روم ہوتا ہے اسی طرح سمندر کے ساحلوں پر بھی موسمیات کا مرکز ہوتا ہے جو سمندری حالت سے آگاہی کے ذریعہ ماہی گیروں اور جہازوں کو آگاہ کرتا ہے۔

مختلف سرکاری اداروں جیسے نیشنل ہائیڈل بجلی، محکمہ ڈاک، دیہات اور ریلوے جیسے کئی سرکاری شعبوں میں بھی موسم سے متعلق جانکاری حاصل کرنے کے لئے موسم کے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور خلائی تحقیق میں بھی موسم سے متعلق جانکاری کیلئے موسمی ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹریننگ پانے کے بعد اس میدان میں تعلیم دینے کا کام بھی کر سکتے ہیں۔

ٹریننگ

ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں پوسٹ گریجویٹ سطح پر موسم سائنس کا کورس دستیاب ہے جس میں فزکس اور حساب کے گریجویٹوں کو داخلہ دیا جاتا ہے عموماً ڈگری کے لئے کل ہند سطح پر داخلہ کا امتحان کیا جاتا ہے۔

یہ یونیورسٹیاں ہیں ایم ایس یونیورسٹی بڑودہ، اے پی یونیورسٹی، مدراس، اندھرا یونیورسٹی اور کوچین یونیورسٹی۔ ان یونیورسٹیوں میں ایم ایس سی کے علاوہ ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کے کورس چلائے جاتے ہیں اس کے علاوہ ملک بھر میں واقع آئی آئی ٹی بھی موسمیات میں پی ایچ ڈی اور دیگر اعلیٰ سطح کے کورس چلاتی ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ، پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ، بھرت یار یونیورسٹی کو شمسیر اور کرکشیتر یونیورسٹی بھی سائنس گریجویٹوں کے لئے ایک سال کی مدت کے اپلائیڈ کورس کراتی ہیں۔

روزگار کے مواقع

جہاں تک اس میدان میں نوکری کا سوال ہے ہندوستانی موسمیاتی محکمہ ایک ایسا ادارہ ہے جو اس شعبہ کے ماہرین کو سب سے زیادہ نوکریوں کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ موسمیات کے ماہرین کا کام کافی چنوتی بھرا ہے۔ اس لئے اس حلقہ کے پیشہ وروں کا کام ایک پیچیدہ کام ہے کیونکہ قدرت ہمارے لئے روز نئی آزمائشیں پیدا کرتی رہتی ہے۔ ان کو سمجھنے کی صلاحیت ہمارے اندر ہونی چاہئے۔ شعبہ موسمیات کے ڈپٹی ڈائرکٹر (ایڈمنسٹریشن) کے مطابق جو شخص نکلا اس سے ہٹ کر کام کرنا چاہتا ہے اس کو اس میدان میں آنے سے بچنا چاہئے کیونکہ ایسے لوگ اس میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ ماہرین موسمیات کو دن رات ڈیوٹی اور وقت کی چھٹیاں بھی دفتر میں ہی گزارنی پڑتی ہیں کیونکہ قدرت کے غصہ کا کوئی وقت طے نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق اس میدان میں ترقی کے امکانات بھی کافی ہیں۔ اس طرح یہ شعبہ آپ کو ایک اچھا مستقبل دے سکتا ہے۔

کورس پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان ایم ایس سی (ایم ٹی)۔

قابلیت: فزکس اور ریاضی مضامین میں گریجویٹ۔

داخلہ کل ہند سطح پر داخلہ کا امتحان۔

یونیورسٹیاں: ایم ایس یونیورسٹی بڑودہ، ایم پی یونیورسٹی، مدراس، اندھرا یونیورسٹی اور کوچین یونیورسٹی۔

پی ایچ ڈی: ملک بھر میں پھیلے آئی آئی ٹی اداروں میں۔

کورس: موسمیاتی سائنس میں ڈپلومہ (ایک سال)

قابلیت: سائنس کے مضامین میں گریجویٹ

داخلہ: مقابلے کے امتحان کے ذریعہ۔

یونیورسٹیاں: پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ، پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ، بھرت یار یونیورسٹی کو شمسیر اور کرکشیتر یونیورسٹی

مواقع (تنخواہیں) گریڈ

سینئر آبزرور (5000 سے 8000 روپیہ) سائنٹفک اسسٹنٹ (5500 سے 9000 روپیہ تک) علاوہ موسم ریکارڈ گریڈ-III (6500 سے 10500 روپیہ تک) موسم وگیانک گریڈ-II (7500 سے 12000 تک) موسم وگیانک گریڈ-II (8000 روپیہ سے 13500 تک) موسم وگیانک گریڈ-I (10000 سے 15500 روپیہ)

ان عہدوں میں عہدے اور تجربے کے مطابق اس سے زیادہ تنخواہیں بھی ملتی ہیں اور تک تنخواہ کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔

اترپردیش کے بلدیاتی انتخابات آزاد امیدواروں کا بول بالا

عوام نے سیاسی پارٹیوں کو نظرانداز کر دیا؟

یوپی میں ہونے والے مقامی اداروں کے نتائج کافی بہت چونکانے والے نہیں آئے ہیں۔ بی جے پی بہت کچھ کھونے کے باوجود ایک طاقتور پارٹی کے روپ میں ابھری ہے۔ سماج وادی پارٹی بھی تیزی سے بڑھی ہے اور بہوجن سماج پارٹی بھی اپنے دعووں کے مطابق کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پائی ہے۔ دوسری طرف ایک کارپوریشن کے میئر کا عہدہ ہی حاصل کر سکی ہے جبکہ کارپوریشن میئروں کی حیثیت سے اس کی حالت قابل اطمینان رہی ہے۔ بی جے پی کی ایک دوسری اتحادی پارٹی لوک تانترک کانگریس بھی ایک کارپوریشن میئر کے عہدے پر ہی قبضہ کر پائی اور کانگریس کو میئر کا ایک ہی عہدہ مل سکا ہے۔ مقامی اداروں کے نتائج کی ایک دوسری قابل ذکر بات آزاد امیدواروں کی جانب سے بڑی تعداد میں جیت حاصل کرنا ہے۔ آزاد امیدواروں نے جس طرح کارپوریشنوں کے ساتھ میونسپل بورڈوں میں بڑی تعداد میں جیت حاصل کی ہے وہ ایک طرح سے سیاسی پارٹیوں کیلئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ بڑی تعداد میں آزاد امیدواروں کا جیتنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یوپی کے ووٹروں کو اب سیاسی پارٹیوں پر پہلے جیسا اعتماد نہیں رہ گیا ہے۔ ہو سکتا ہے بی جے پی کے لئے اطمینان کی بات ہو کہ مقامی اداروں کے انتخابات میں اس کی پوزیشن اور بہتر نہیں ہوئی تو زیادہ خراب بھی نہیں ہوئی ہے۔ راج ناتھ سنگھ کے وزیراعلیٰ بننے کے بعد

حالانکہ مقامی بلدیاتی اداروں کے انتخابات میں بی جے پی کو جتنی جیت حاصل ہونی چاہئے تھی ویسی تو نہیں مل سکی، چیئرمین کو دیکھا جائے تو وہ اپنی عزت بچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ بات طے ہے کہ اگر وزارت اعلیٰ سنبھالتے ہی راج ناتھ سنگھ نے پارٹی کو مضبوط بنانے کے لئے زبردست دوڑ دھوپ نہیں کی ہوتی تو مقامی اداروں کے انتخابات میں اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہو سکتی تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ مقامی اداروں کے انتخابات میں بی جے پی کو کوئی جھٹکا نہیں لگا ہے۔ کانپور کی دو تہائی کارپوریشن کی میئرشپ پر بی جے پی امیدوار کی شکست ایک طرف جہاں پارٹی میں خامیوں کی طرف مناسب توجہ دیئے جانے کا اشارہ ہے وہیں دوسری طرف پارٹی میں موجود داخلی کشمکش کا نتیجہ بھی ہے۔

کانپور کے علاوہ بی جے پی کو گورکھپور میں بھی زبردست جھٹکا لگا ہے۔ گورکھپور میں تو بی جے پی کے باغی امیدوار نے ہی بی جے پی امیدوار کو ہرایا۔ گورکھپور میں ایک آزاد امیدوار کے آگے بھی سیاسی پارٹیاں بے بس ہو گئیں۔ بہرحال بی ایس پی کے امیدوار کے بہتر ثابت ہونے سے اس پارٹی کا حوصلہ بلند ہونا فطری ہے لیکن صرف اتنے سے یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اترپردیش میں اب بھی آئندہ کے لئے اس کی امید کم ہے۔

بی ایس پی کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ آج بھی ذات پات سے متاثر ہے۔ اس پارٹی کی جانب سے عوامی بہبود سے کہیں زیادہ اہمیت سیاسی مفاد اور تنگ نظری کو دی جاتی ہے اور عوامی بہبود کو نظرانداز کرکے کوئی بھی سیاسی پارٹی سماج کے سبھی طبقات کی حمایت حاصل نہیں کر سکتی۔ جہاں تک سماجوادی پارٹی کی بات ہے اسے ملائم سنگھ کی بہتر جیت تو ملی ہے لیکن مرادآباد اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔

میونسپل بورڈوں اور میونسپل پنچایت کے چیئرمینوں کیلئے ہونے والے انتخابات میں سماجوادی پارٹی نے بی جے پی کو زبردست ٹکر دی ہے لیکن انتخابی نتائج اس پارٹی کے دعووں کے مطابق نہیں رہے۔ جہاں تک کانگریس کی بات ہے مقامی اداروں کے انتخابات نے اس پارٹی کو اس حقیقت سے واقف کرا دیا ہے کہ اس کے امیدواروں کو کوئی کامیابی نہ ملی جو بہتر دعویٰ کیا جا رہا تھا، اس کا تو ہوا ہی نکل گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عوام کانگریس کی طرف رجحان دکھانے لگی ہے۔ کانگریس کیلئے ایک اچھی اور خوش آئند بات ہے۔ مقامی اداروں کے انتخابات میں کانگریس کے امیدواروں کو ملنے والی ناکامی سے ریاستی کانگریس صدر کو کرسی پر بیٹھنے کا سوال کیا جانے لگا تو کانگریس کو اس حقیقت میں اپنی ناکامی کو قبول کرنے کیلئے ابھی بہت کچھ کرنا ہوگا۔

یہ ٹھیک ہے کہ موجودہ وقت میں سبھی سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے حالات کے حساب سے خود کو کامیاب اور ہارا ہوا ثابت کر رہی ہیں لیکن عوام کیلئے قابل غور بات یہ ہے کہ یہ مقامی شہری ادارے عوامی مفادات کے تحفظ سے کتنے بیدار ہوتے ہیں۔ یوپی کے کئی شہر آہستہ آہستہ جہنم بنتے چلے جا رہے ہیں۔ اس ریاست کا کوئی بھی شہر ایسا نہیں ہے جہاں وافر مقدار میں شہری سہولیات میسر ہوں کیونکہ اترپردیش کے مقامی اداروں کا ایک بڑا مسئلہ مالی وسائل کا فقدان ہے اس لئے عوامی توقعات کو پورا کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ان کی جلد سے جلد مدد کی جائے۔ یہ بات صرف اترپردیش کے مقامی اداروں پر ہی نہیں بلکہ ایک طرح سے ملک کی سبھی ریاستوں کے مقامی اداروں پر صادق آتی ہے۔ اترپردیش کے ساتھ ساتھ بہار، ہریانہ، پنجاب اور دہلی تک میں شہری سہولیات کی کمی لگاتار اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان ریاستوں کے تعلق سے تشویش کی بات یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر مقامی ادارے کمزور ہیں۔ مقامی طور سے کوئی ایسا نظم نہیں ہو سکا ہے جس سے کہیں بہتر اور مستقل شہری سہولیات مہیا کی جا سکیں۔ مناسب یہ ہوگا کہ سبھی ریاستی حکومتیں مرکز کے ساتھ مل کر اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس لائحہ عمل تیار کریں تاکہ شہری سہولیات کے حسب حال حل کیے جا سکیں۔

روزنامہ DQ

ویرپن کی قید سے راج کمار

عالم اسلام

مصر کی عدالت نے طلاق کی درخواست مسترد کی

ڈھاکہ میں فضائی آلودگی

نصرت کو دو سال کی قید بامشقت

سعودی ہیلی کاپٹر حادثہ کا شکار

ظاہر شاہ کی واپسی

شرومنی گوردوارہ پربندھک

بی بی جاگیر کور

راجکمار کے ساتھیوں کی فوج سرا شوٹنگ میں انکے شاندار بنگلے پر اکٹھی ہوگئی اور تب تک وہاں سے ہٹنے سے انکار کر دیا جب تک راجکمار نے ساتھیوں کو درشن نہیں دے دیئے

راجستھان میں نافذ عبادت گاہ قا

وزیر اعلیٰ گہلوت کی جمعیۃ

عالمی خبریں

کینیا میں زہریلی شراب پینے سے ۱۱۳ مرے

[illegible]

ایڈز کے ۲۷ کے موجد کو اعزاز

[illegible]

مردم شماری ۹ سے ۲۸ فروری تک

[illegible]

سب سے اونچی عمارت

[illegible]

۸۰ لاکھ سرکاری ملازمین کی ہڑتال

[illegible]

حقیقت کیا ہے؟

[illegible]

راجکمار نے بتایا کہ سب سے زیادہ خطرناک لمحہ تو اس وقت آیا تھا جب انکے ساتھی یرغمال اور رشتہ دار ناگپال وہاں سے بھاگ نکلے میں نے سوچا اب ہم سب کو گولی مار دی جائے گی...

[illegible]

ڈاکٹر بھاؤ کے رول کو لیکر شک

[illegible]

...رہائی

[illegible]

...ک کمیٹی کی سابق خبریں

قانون کے شکنجے میں

[illegible]

...کو کالعدم قرار دینے سے متعلق

...ند کے صدر دفتر میں آمد

[illegible]

روزہ ڈھال ہے
جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے

رمضان المبارک اور قرآن کریم

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ (سورۃ البقرۃ ۲ : ۱۸۳)

روزوں کے دن گنتی کے چند روز ہیں، تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (سورۃ البقرۃ ۲ : ۱۸۴)

(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا، اور (یہ آسانی کا حکم) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔ (سورۃ البقرۃ ۲ : ۱۸۵)

روزوں کی راتوں میں تمہارے لیے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کردیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔ خدا کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی۔ اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو اور خدا نے جو چیز تمہارے لیے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔ یہ خدا کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔ (سورۃ البقرۃ ۲ : ۱۸۷)

رمضان المبارک اور احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزہ کے، روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے جب کسی کا روزہ ہو تو وہ بے حیائی کی باتیں نہ کرے نہ شور و شغب کرے، اگر کوئی اس سے بدکلامی یا لڑائی کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزے دار اپنا کھانا پینا اور شہوت میری وجہ سے چھوڑتا ہے لہٰذا روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب اس کا دس گنا ہوتا ہے۔

روزوں کے ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ خواہش نفسانی سے بچاتا ہے۔ روزہ دار اپنی خواہشات پر کنٹرول کرتا ہے، نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جماع کرتا ہے اور دوسری طرح کی برائیوں پر بھی کنٹرول کرتا ہے۔ نہ غیبت کرتا ہے، نہ شور و غل مچاتا ہے اور نہ ہی سب و شتم کرتا ہے۔ نہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خفگی کا سبب ہو۔ روزوں میں خواہشات اور شہوات پر قابو پانے کی مشق ہو جاتی ہے اور نفس کے فاسد میلانات اور خواہشات پر قابو پانے کے سلسلے میں عزم و ارادے کو تقویت پہنچتی ہے۔

روزہ احساس گناہ اور اس سے پیدا ہونے والے قلق و اضطراب کا بھی مفید علاج ہے۔ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ گناہوں کی مغفرت اور جنت کی [illegible] ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے حالت ایمان میں خالص اللہ کی رضا جوئی کیلئے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے روزے کے بدلے میں اس کی ذات کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے اس کی راتوں کی عبادت کو سنت قرار دیا ہے۔ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو عبادات میں ایمان و احتساب کے ساتھ کھڑا ہوا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح پیدا ہونے کے دن گناہوں سے پاک تھا۔

رمضان کی اجتماعی تربیت اور معاشرہ میں اس کے دوران عمومیت کی وجہ سے اس کام [illegible] روزہ کا مقصد [illegible] بہت سے لوگ [illegible] روزوں کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی [illegible] قیمت کے یقین اور استحضار سے ان کے دل خالی ہوں گے، بہت سے لوگ [illegible] فوائد کے حصول کیلئے روزہ رکھتے ہیں [illegible]

[illegible] صرف روزہ مقبول ہے جو ایمان اور احتساب کے جذبہ کے ساتھ رکھا جائے۔ حدیث نبوی ہے: "من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔"

شریعت اسلامی نے روزہ کی حقیقت و ظاہری شکل پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کی حقیقت اور اس کی روح کی طرف بھی پوری [illegible]

تو جو دل ہے آپ نے صرف کھانے پینے اور جنسی تعلقات ہی کو حرام نہیں کیا بلکہ ہر اس چیز کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے جو روزہ کے مقصد کے منافی اور اس کی حکمتوں اور روحانی و اخلاقی فوائد کے لیے مضر ہے۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ بدکلامی اور فضول گوئی کرے نہ شور و شر کرے، اگر کوئی اس کو گالی دے اور اس سے جھگڑنے پر آمادہ ہو تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ [illegible] ایسے روزہ دار ہیں جن کو اپنے روزوں سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں [illegible]

حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "روزہ ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ دیا جائے۔"

اسلامی روزہ صرف سلبی امور و احکام کا نام نہیں جس میں صرف کھانے، پینے، غیبت، چغل خوری، لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ کی ممانعت ہو، وہ بہت سے ایجابی امور و احکام کا بھی مجموعہ ہے۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اس میں جو کسی ایک خصلت اور ایک عمل سے خدا کا قرب حاصل کرنا چاہے گا وہ دوسرے دنوں کے فرائض کے برابر سمجھا جائے گا، اور جو اس میں فرض ادا کرے گا وہ اس کی طرح ہو گا جو غیر دنوں میں ستر فرائض ادا کرے۔" یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور غمخواری کا مہینہ ہے۔

زید بن خالد الجہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو روزہ دار کا افطار کرائے اس کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔"

روزہ کے فوائد

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے اور خدا کی رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ سلسلت الشیاطین وفتحت ابواب الرحمۃ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ [illegible] شیاطین [illegible] جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور آگ کے دروازے اس کے اوپر بند کر دیے جاتے ہیں۔

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان انسانوں میں بھی ہوتے ہیں اور جنات میں بھی [illegible]

[illegible] شیاطین [illegible]

روزہ آدمی کے نفس کو زیر کرتا ہے [illegible] اس طرح شیاطین [illegible] کامیاب نہ ہو سکیں۔

ماہ صیام

خوشا نصیب کہ ماہ صیام آیا ہے
قدم قدم پہ لئے فیض عام آیا ہے
[illegible]
[illegible] تم پر سلام آیا ہے
[illegible]
[illegible] ماہ تمام آیا ہے
[illegible]
[illegible] کا پیام آیا ہے

ایم ایم وفا

صلوٰۃ التسبیح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس نماز کی تاکید [illegible] چار رکعت نماز [illegible] سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر [illegible]

شب قدر کے نوافل

رمضان المبارک کے آخر عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر ہوتی ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ نوافل، قرآن کریم کی تلاوت [illegible] سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ [illegible] اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی [illegible]

سیاسی جوڑ توڑ اور ذاتی مفادات کے ہوتے ہوئے

لامحدود دولت سے مالامال جھارکھنڈ کیا ایک خوشحال ریاست بن پائے گی؟

نئی ریاست جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں ایک ہنگامی دور شروع ہو چکا ہے کہ جو بہاری بابو لال مرانڈی نے نئی بی جے پی کی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ وہ وزیروں کی تعداد پچاس سے زیادہ نہیں رکھیں گے اور مرانڈی یہ وعدہ توڑیں گے۔ اس کا امکان ابھی نہیں ہے کیونکہ ۱۵ نومبر کو آدھی رات کے بعد حلف لینے والی بی جے پی قیادت والی این ڈی اے حکومت کے پاس ایم ایل اے ابھی پچاس ہی ہیں۔

نئی ریاست کی پیدائش پر آدھی رات کو شروع ہونے والی تقریبات کو دیکھنے والے ہزاروں لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی تھی جس میں شامل ہونے کے لئے لوگوں نے بیکڑوں کے گھیرے تک توڑ ڈالے تھے۔ مرانڈی حلف لینے کیلئے آئے تو بے تحاشہ نعرے لگائے گئے۔ پٹاخوں سے ... رانچی میں چراغوں کے ... دوسری

دیوالی منائی جا رہی ہے۔ اس زبردست ہنگامے کے بیچ راج بھون سے لوٹ رہی گاڑیوں کو پرانے شہر کے مختلف چوراہوں پر طویل وقت تک رک رک کر انتظار کرنا پڑا۔

لوگ بہار سے الگ ہو کر نئی ریاست بنے کو اپنی نجات مان رہے تھے۔ اب مرانڈی کو قانون کا نظام کرنا ہوگا۔ ایک طرف ان کو آدی واسیوں اور ریاست کے دوسرے لوگوں کی بھلائی کے لئے کام کرنا ہوگا تو دوسری طرف ... مقامی زبان میں ... (باہری لوگ) کہا جاتا ہے ان کے ساتھ ... تعلقات بنائے رکھنے ہوں گے۔

آدھی رات کو گورنر اور وزیر اعلیٰ کی تقریب حلف برداری ایک ہنگامی ... جو جہاں ... میں آخری وقت تک غیر یقینی کی کیفیت غالب رہی۔ جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) نے اپنے صدر شبو سورین کی قیادت میں اپنی حکومت بنانے کے دعوے ... گورنر پربھات کمار سے ملاقات کی۔ اس دوران وزیر اعلیٰ کی تقریب حلف برداری کا وقت گذر گیا ...

[illegible]

میں مستحکم حکومت دوں گا۔ مرانڈی

[illegible]

میرا رول مثبت ہوگا۔ نامدھاری

[illegible]

> زیادہ تر سیاست دانوں کو نئی ریاست کی تشکیل سے کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے اور ان کا مقصد صرف وزارت پانا ہے۔ دراصل سیاستدانوں کی اس ذہنیت کی وجہ سے اس حلقے کے آدی باسی پانچ دہائی پہلے الگ ریاست کی مانگ کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔ اب ان کا یہ خواب پورا ہو گیا ہے تو وہ سیاست دانوں سے اگر کچھ کر دکھانے کی توقع کر رہے ہیں تو اس میں غلط کیا ہے۔

[illegible]

جب تک آپ خود اپنی بات جرأت سے نہیں کہیں گے کوئی آپ کا ساتھ نہ دے گا

تحفظ آئینی حقوق کانفرنس شملہ سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا خطاب

[illegible]

مدرسہ اسلامیہ خیر المدارس گودھولا کا سالانہ امتحان

[illegible]

مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن محمد پور پانی ڈاؤلا کا سالانہ امتحان اور اصلاحی اجتماع

[illegible]

جمعیۃ علماء نجیب آباد کا اصلاح معاشرہ پروگرام

[illegible]

تعاون کی اپیل

[illegible]

دہلی کے مشہور سماجی کارکن بابو وہاب الدین قریشی کو صدمہ

[illegible]

بقیہ: فائربندی — صفحہ ۱ سے

تھا اس وقت کشمیری عوام کو اعتماد تھا کہ ان کو بھی وہ تمام مراعات میسر آئیں گی جو ان کا بنیادی حق ہے لیکن ہمارے بعض لیڈروں کی ناعاقبت اندیشانہ چالوں کی وجہ سے ہندوستان کشمیریوں کے اس اعتماد پر پورا نہیں اتر سکا۔ الحاق کے بعد سے اب تک اس جنت ارضی میں جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ اس کی زندہ مثال ہے۔ کشمیر میں اقتدار لباس کی طرح تبدیل ہوتا رہا۔ عوام بالخصوص کشمیری نوجوانوں کو صرف اس لئے نظر انداز کیا جاتا رہا کہ کہیں یہ پاکستان کے ایجنٹ نہ ہوں۔ نتیجہ جو نکلنا تھا وہ نکلا نہ صرف کشمیری نوجوان بلکہ پوری کشمیری قوم ہندوستان کی طرف سے بددل ہو گئی جو الحاق کے وقت ہندوستان کے لئے پلکیں بچھانے پر تیار تھی۔ بد اعتمادی کا یہی ماحول ہے جس نے مسلسل گیارہ برسوں سے زمینی جنت کہی جانے والی اس ریاست کو آگ و خون کا شکار بنا رکھا ہے۔ اس قتل و غارتگری میں جہاں ہم پاکستان کو ذمہ دار مانتے ہیں اور جہاں اس کا دوش ہم ان کشمیری شدت پسند نوجوانوں پر ڈالتے ہیں جو صرف ہماری بد اندیشانہ پالیسیوں کی وجہ سے بندوق اٹھانے پر مجبور ہوئے تھے وہیں ہماری سیاسی اور فوجی حکمت عملی کی ناکامی کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ اسے حالات کی ستم ظریفی ہی کہا جائے گا کہ آج حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ امن کی آواز لگانے والوں کی آواز تک سننے کو کوئی تیار نہیں ہے۔

• ابھی حال ہی میں ہماری حکومت اور وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی نے اعلان کیا ہے کہ رمضان المبارک کے پورے مہینہ میں شدت پسندوں کے خلاف فائر بندی کی جائے گی۔ یکم رمضان سے اس پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ مگر یہ بات افسوس کے ساتھ نوٹ کی جائے گی کہ فائر بندی کے پہلے ہی دن ڈیڑھ درجن لوگ شدت پسندی کا شکار ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

مسٹر اٹل بہاری باجپئی نے جو قدم اٹھایا ہے بلاشبہ اس کی تحسین کی جانی چاہیے اور امن و اتحاد پسند حلقوں کی طرف سے اس کی تائید و تحسین کی بھی جا رہی ہے لیکن اصل مسئلہ تو وہ طاقتیں ہیں جو قتل و غارتگری کے فلسفہ پر ہی یقین رکھتی ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کی شدت پسند جماعتوں اور محروم و مایوس کشمیری نوجوانوں سے یہ اپیل بروقت ہے کہ وہ شدت پسندی کا راستہ ترک کر دیں تاکہ یہ محدود وقت کے لئے فائر بندی ایک مستقل فائر بندی میں تبدیل ہو جائے۔ مولانا مدنی نے مزید اپیل کی کہ وہ تنظیمیں جو وادی میں شدت پسندی میں مبتلا ہیں اپنے آپ کو کشمیر میں امن آوری کے عمل میں شامل کر لیں تاکہ ریاست کا سابقہ حسن دوبارہ واپس آ سکے۔

مولانا مدنی نے فرمایا ہے کہ اسلام کی یہ واضح تعلیم ہے کہ امن و آشتی کی پیشکش کا استقبال کیا جائے خواہ پیش کرنے والا کوئی بھی ہو۔ مولانا مدنی نے حکومت ہند کے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ بھی مطالبہ کیا کہ حکومت ہر ایسا قدم اٹھانے سے گریز کرے جس سے کشمیر میں امن کی عمل آوری میں تیزی آ سکتی ہو تاکہ اس محدود فائر بندی کو مستقل فائر بندی میں تبدیل کرنا آسان ہو جائے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ کشمیر کی بعض ایسی تنظیموں نے جن کا کشمیری عوام اور نوجوانوں پر اچھا خاصا اثر ہے اور جو ابھی تک آزادی یا پاکستان میں شمولیت کا نعرہ لگا رہی تھیں وزیر اعظم کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے تاہم انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک ماہ کی فائر بندی سے کچھ ہونے والا نہیں ہے۔ اس کا حل تو یہی ہے کہ آپس میں مل بیٹھ کر اس مسئلہ کا کوئی پائیدار حل تلاش کیا جائے۔

بہر حال مسٹر باجپئی نے ہندو انتہا پسندوں کی مخالفت کے باوجود یہ قدم اٹھایا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ خلوص نیت سے اٹھایا گیا یہ قدم مسئلہ کشمیر کے مناسب حل کی طرف ایک بیش قیمت قدم ثابت ہوگا۔ □□

مسلم فنڈ نجیب آباد کی جانب سے آئی کیمپ

[illegible] کے زیر اہتمام نجیب آباد مسلم فنڈ نجیب آباد کی جانب سے ایک آئی کیمپ لگایا گیا۔ یہ کیمپ ہر سال لگایا جاتا ہے جس کا تمام خرچ مسلم فنڈ برداشت کرتا ہے۔ امسال اس کیمپ میں ۶۹۵ مریض داخل ہوئے جن میں [illegible] مریضوں کے موتیا بند کے آپریشن کئے گئے اور باقی مریضوں کو دوائیں دی گئیں۔ [illegible] کالج میں مسلم فنڈ نجیب آباد کے زیر انتظام [illegible] مریضوں کیلئے [illegible] کا تمام انتظام مسلم فنڈ کی جانب سے کیا گیا۔

بقیہ: پولینڈ — صفحہ ۳ سے

ایک خاص حیثیت تھی۔ ان کے درمیان فیصلے قرآن و سنت کی بنیاد پر ہوتے تھے ان کی پوری زندگی کا محور مسجد، اسلام اور [illegible] مسلمان کے لئے ایک مرکز تھی۔ امام مسجد ان کا لیڈر، اس کے [illegible] کئی اہم کام تھے۔ یہ لوگوں کو [illegible] مسجد کی حفاظت کرنا شادی کرانا، موت و حیات کی مجلس وغیرہ وغیرہ۔ مگر جیسے ہی وہ [illegible] گئے انہوں نے ان [illegible] کو چھوڑ دیا اور پولینڈی معاشرہ میں گھل مل گئے۔ آج کل کے مسلمانوں کے حالات تو ڈاکٹر [illegible] تحریر فرماتے ہیں:

"پولینڈ کے مسلمانوں کے حالات [illegible] اور حالات کے محتاج ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام صرف نام کا رہ گیا ہے۔ چنانچہ ہمیں کوئی ایسا مسلمان نہیں ملا جو پوری طرح اسلامی شعائر کی ادائیگی کرتے۔ [illegible] میدان میں تو مسلمان پوری طرح سے جاہل ہیں جس کا سبب ان ائمہ مساجد کا فقدان ہے، جو ان کو قرآن کا علم دیتے اور نماز پڑھاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد اسلام صرف نام کا رہ گیا ہے۔ اور عیدین کی نماز ادا کرنے کا کام رہ گیا ہے۔ وہ بھی اس صورت میں جب کہ کوئی امام مل جائے۔ اکثر ہی تو وہ مسجد میں ایک دوسرے کو مبارکباد دے کر اور کھانا کھا کر اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنے دین کے معاملہ میں مخلص ہیں۔ [illegible] اسلامی عزت پر [illegible] اور عالم اسلام کی ان کے تئیں لاپرواہی پر افسوس کرتا ہے۔"

پولینڈی مسلمانوں کے مسائل

یہاں کے مسلمانوں کو چند بنیادی مسائل درپیش ہیں جن کے حل کرنے میں اسلامی ملکوں کی امداد کی انتہائی ضرورت ہے کیونکہ ان کا تعلق اس زمین پر اسلام کے وجود کے مستقبل سے ہے۔ یہ مسائل مندرجہ ذیل ہیں

(۱) مسلمانوں کا غیر مسلموں سے [illegible] ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ شادی بیاہ بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مسلم عورت عیسائی مرد سے اور ایک عیسائی عورت مسلم مرد سے بلا تکلف شادی کر لیتی ہے۔ اس چیز نے بہت سے مسلمانوں کو دین سے بیگانہ کر دیا ہے۔ خاص طور سے اس وقت جبکہ مسلمانوں کا دین سے تعلق صرف نام کا ہے۔ [illegible] شادیوں سے ایسے بچے [illegible] ہوتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ چنانچہ آنے والی نسلیں اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کی [illegible] ہیں [illegible] مسلمان ہیں [illegible] ۱۹۰۰ [illegible] اسلامی ثقافت [illegible] ہیں۔

(۲) [illegible] مسلمانوں کو [illegible] یہ لوگ قرآن کے [illegible] اسلام اور اسلامی عقیدہ [illegible] ہے۔ [illegible] اسلام کا

صحیح علم نہیں رکھتے [illegible] کتابیں بھی نہیں [illegible] اسلام کے بارے [illegible] تصور [illegible] کرتے ہیں۔

(۳) تیسری چیز قرآن کریم کے مطالعہ [illegible] مدارس کی کمی ہے [illegible] پولینڈی زبان میں [illegible] یہ ایک [illegible] بنیادی مسئلہ ہے۔ [illegible] ضرورت ہے۔

پولینڈی مسلمانوں کی ضرورتیں

پولینڈ کے مسلمانوں کے اندر اسلامی عقیدہ کی روح دوبارہ پھونکنے اور ان کے درمیان ایمان کے چراغ روشن کرنے کے لئے ہمیں ان کے تعلق سے چند بنیادی کام کرنے ہوں گے

(۱) پولینڈ میں اسلامی مدارس کا قیام جن میں دین اسلام، علوم اسلامی، عربی زبان، انگریزی اور پولینڈی زبان کے دروس دیے جائیں تاکہ ایسے لوگ نکلیں جو اسلامی [illegible] اسلام [illegible] کی اشاعت کے سلسلے میں [illegible] ایک اہم ستون ہے۔

(۲) [illegible] چند اہم اور مفید کتابوں کے ترجمے۔ اس سے وہ ایک طرف اپنے دین کی [illegible] معلومات [illegible] جواب دے سکیں گے۔

(۳) پولینڈ میں اسلامی مرکز کا [illegible] پولینڈ کے [illegible] اسلامی ثقافت اور عربی زبان [illegible]

(۴) پولینڈ میں مساجد کی تعداد میں اضافہ [illegible] مسلمانوں [illegible] مسجد [illegible] ہے۔ (بشکریہ [illegible])

بقیہ: منظر پس منظر — صفحہ ۱۲ سے

کشمیر پر دو طرفہ مذاکرات کے لئے امریکی دباؤ دونوں ملکوں کے درمیان [illegible] کوشش ہے۔ ہندوستانی لیڈروں کو مذاکرات پر آمادہ کرنا اور پاکستانی لیڈروں پر شدت پسندی [illegible] کم کرنے کے لئے امریکہ کا دباؤ برصغیر کے دونوں ملکوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کی کوشش ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ اپنے عالمی تاجر [illegible] ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک کو نظر انداز کر سکتا ہے اور نہ پاکستان کو الگ کر سکتا ہے۔ [illegible] فلسطینی [illegible] اسرائیل [illegible] مسلم ملکوں میں امریکہ [illegible] فلسطینی عوام اسرائیل کے مظالم اور امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی پشت پناہی [illegible] مسائل حل کر [illegible] جاتا ہے۔ □□

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 4/5 December 2000
8 - 14 DEC 2000
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11083/2000

منظر پس منظر

منصور علی خان کا رد عمل

اچھی خبریں

مثبت رد عمل

درپردہ ڈپلومیسی

حقیقت سے انکار کیوں

اچھی خبریں

[illegible]

درپردہ ڈپلومیسی

[illegible]

مثبت رد عمل

[illegible]

حقیقت سے انکار کیوں؟

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

منڈیاہو جونپور کے فساد کے لئے فرقہ پرست اور انتظامیہ ذمہ دار، مسلمان اپنے گھروں کو نہ چھوڑیں

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا بیان

[illegible]

خریدار حضرات متوجہ ہوں

[illegible]

۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی
چیف ایڈیٹر : مولانا اسعد مدنی
مدیر : محمد حنیف [illegible]
ملکیت : جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت : مدنی ہال، ۱ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۲
مطبوعہ : A.B.C آفسیٹ
4711 [illegible]
حوض قاضی دہلی ۶